تصویر مواجہ شریف

فضائل

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(شیعہ کتب کی روشنی میں)

حصہ دوئم — بار ہفتم

تصنیف

ابوالاحسن محمد محبوب الٰہی رضوی

چیئرمین

میاں امام الدین ٹرسٹ چونیاں ضلع قصور

پبلشرز

تنظیم الہجویر پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۹

خلیفہ اول بلافصل جانشین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یار غار والمزار امام المشاہدین لرب العالمین امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے عرس مبارک کے موقع پر خصوصی اشاعت

نام کتاب ـــــ فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (ضمیمہ کتب کی روشنی میں)

مؤلف ـــــ ابوالاحسن میاں محمد محبوب الٰہی رضوی چونیاں

بار ـــــ ہفتم

طباعت بار ششم ـــ میاں امام الدین ٹرسٹ ۔ چونیاں ضلع قصور

سن اشاعت بار ہفتم ـــ دسمبر ۱۹۹۳ء ، جمادی الثانی سنہ ۱۴۱۴ھ

تعداد اشاعت ـــــ گیارہ صد

ہدیہ ـــــ دعائے خیر بحق معاونین

بار ہفتم ـــــ تنظیم الہجویر پاکستان

ہدیہ عقیدت وتشکر

پیر طریقت پیکر رشد وہدایت حضرت سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف

رئیس التحریر حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر مظہری شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ ۔

بیرون جات کے حضرات ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں

تنظیم الہجویر پاکستان

مرکزی دفتر

۱۳۶۷۔ ایچ حویلی معراں ۔ اکبری منڈی لاہور (پاکستان) فون ۲۳۔۳۵۷

مختصر تعارف مصنف

نام محمد محبوب الٰہی کنیت ابوالاحسن تاریخ پیدائش ۲۵ دسمبر ۱۹۲۰ء

والد کے مختصر حالات

نام میاں امام الدین ۔ چونیاں کی معروف مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیت جو پچاس سال سے زائد عرصہ میونسپل کمشنر رہے۔ اس دوران بیس سال کے قریب سیشن کورٹ لاہور میں اسیسر رہے۔ کئی مساجد بنوائیں۔ چاہ آبنوشی لگوائے۔ مدرسہ اسلامیہ قائم کیا۔ جامع مسجد ٹرسٹ بنایا۔ تحریک پاکستان میں بھرپور کام کیا، مسلم لیگ بنائی، مسلم لیگ کے واحد رکن اسمبلی ملک برکت علی اسی حلقہ سے کامیاب ہوتے تھے۔ ہزاروں تنازعات کے مصالحتی فیصلے کر کے فریقین کو مطمئن کیا۔ پہلے فرسٹ کلاس انجینئر تھے جن کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ انہی کی کوششوں سے چونیاں انجینئروں کا شہر بن گیا۔ ہر چہار سلاسل تصوف سے فیض یاب تھے۔ انکی ٹیکنیکل قابلیت کے اعتراف کے طور پر مارشل کمپنی کے افسران نے چونیاں آکر ان کو دس گزی منقش دستار اور زادِ راہ ہدیۃً پیش کیے اور پنجاب بھر میں اپنا نمائندہ انجینئر ڈائریکٹر مقرر کیا۔ ان کی بے شمار خدمات کا شہر بھر معترف تھا، ۷۷ سال کی عمر میں ۵۰ء میں وفات پائی۔

میاں محمد محبوب الٰہی نے میٹرک کیا اور پھر ۱۹۴۰ء میں فرسٹ کلاس انجینئر کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ پنجاب کی بہت بڑی بڑی فیکٹریوں ملوں وغیرہ میں ایک کامیاب انجینئر ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۳۷ء میں والد صاحب کے حکم پر ملک برکت علی مرحوم کے لیے کام کیا۔ ۱۹۳۹ء میں سٹی چونیاں کی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوتے اور بعد میں ضلع لاہور کے لیے کونسلر نامزد ہوتے جہاں ۵۸ء تک کام کیا۔ ۱۹۴۲ء میں لائل پور مسلم لیگ کے فقید المثال جلسہ کے موقعہ پر استقبالیہ کے رکن کی حیثیت سے قائداعظمؒ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ علاقہ چونیاں میں مسلم لیگ اور تحریکِ پاکستان کے لیے مقدور بھر کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں ملک برکت علی مرحوم کے لیے علامہ علاؤالدین صدیقی، محمد بخش مسلم، بشیر احمد اختر صاحبان کے ساتھ کام کیا۔ اس الیکشن

میں ملک صاحب کے مخالفین کی ضمانتیں ضبط ہوئیں۔ ملک صاحب کی وفات کے بعد حمید اثر بیگ
کے لیے بھی بھرپور کام کیا۔ چونیاں سے سو فیصدی ووٹ ان کو ملے۔ پیسہ اخبار کے مطبوعہ ناول فتح
قسطنطنیہ میں قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کے خلاف مضمون چھپنے پر احتجاج کر کے تمام کتب سے
وہ ورق نکلوائے۔ اخبارات نے معذرت نامہ شائع کیا۔ پاکستان بننے پر چونیاں کے جو لوگ
ہندوستان میں تھے ان کو لانے کے لیے علامہ علاؤالدین صدیقی کی معاونت سے ملٹری کے ٹرک
بھیجنے کا بندوبست کیا۔ چونیاں کو ہندوستان میں شامل کرنے کی سازش کے خلاف صوبائی مسلم لیگ
کو معاونت سے درست اعداد مردم شماری حاصل کر کے جسٹس دین محمد صاحب سے رابطہ قائم
کر کے بونڈری کمیشن کو صحیح صورت سے مطلع کیا جس کے نتیجے میں عید رات کو چونیاں کے پاکستان
میں شامل ہونے کا اعلان ہوا۔ فوراً اپنے مکان پر ۶۰ فٹ اونچائی پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا۔
اسی جھنڈے کو بعد نماز عید بلوچ رجمنٹ نے تحصیل کے سامنے سلامی دی۔

مہاجرین کی آمد پر بہ نفس نفیس خدمات کیں حتیٰ کہ اپنے سر پر بھنے ہوئے چنوں کی بوریاں اٹھا کر کیمپوں
تک پہنچائیں۔ علامہ علاؤالدین صدیقی کے زیر صدارت جلسے میں تقریر کے بعد مہاجرین نے اظہارِ
عقیدت و تشکر کے جذبات کے ساتھ اپنے کندھوں پر اٹھا کر پورے شہر میں جلوس نکالا۔

پنجاب سیکریٹریٹ کی تشکیل پر پنجاب کے انجینئروں کی نمائندگی اور ترجمانی کی۔ ویسٹ پاکستان
برائے انجینئرز ایسوسی ایشن میں جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ ٹکسٹائل جیسی بڑی کمپنی کی ٹریڈ یونین
میں قریباً بیس سال عہدیدار رہے۔ کسی ادارہ میں دو یا تین ٹریڈ یونین کی صورت میں ان کے
لیے ریفرنڈم کروانے کا طریقہ رائج کروایا جو مستقل قانون بن گیا۔

گوجرانوالہ کی بہت بڑی لمیٹڈ انڈسٹریل کمپنی میں قریباً اٹھارہ سال ڈائریکٹر کے فرائض
سرانجام دیے۔ چونیاں میں سالانہ اجلاس وجلوس عید میلاد النبیؐ کے انتظام و انصرام میں نائب
ناظم کی حیثیت سے سال ہا سال کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں ذاتی خرچے سے لائبریری قائم کی جس
کا مقصد تحریک پاکستان کی معاونت اردو کی ترویج و ترقی اور مذہبی شعور پیدا کرنا تھا جو تاہنوز
بلا معاوضہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انجمن اصلاح المسلمین کے ناظم کی حیثیت سے
کام کیا جس کے ذریعہ مدرسہ اسلامیہ میں مذہبی تعلیم کا انتظام کیا گیا تھا۔

۱۹۵۳ اور تحریکِ ختم نبوت میں تحصیل کی سطح پر سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ ۷۳ء میں بھی
حتی المقدور کام کیا۔ تحریک نظامِ مصطفےٰ میں گرفتار ہوئے۔ اتحاد العلماء چکوال کے جنرل سیکرٹری
منتخب ہوئے۔ متعدد مذہبی اور سماجی انجمنوں میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء میں
شاہ احمد نورانی اور شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمدؒ کے ساتھ حج و زیارات سے فیض یاب ہوئے تھے۔
موجودہ وقت میں جامع مسجد ٹرسٹ اور میاں امام الدین ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں۔
جمیعت علمائے پاکستان، جماعت اہل سنت اور انجمن طلباء اسلام کے ساتھ ہمیشہ معاونت کی
بلکہ کافی عرصہ عہدیدار بھی رہے۔ ملک کے بڑے متعدد علماء، صلحاء، مشائخ عظام اور بزرگانِ دین
سے مخلصانہ تعلقات ہیں۔ اپنے خاندان کے سربراہ ہیں۔ ان کی اولاد میں کافی تعلیم یافتہ ہیں
چھ بچے گریجویٹ اور ایم اے ہیں۔ پہلے اخبارات و رسائل میں خبریں اور چھوٹے مضامین لکھتے تھے۔
حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی ترغیب و اصرار پر بڑے
مقالے لکھے جن میں سے کئی پانچ پانچ بار طبع ہو چکے ہیں۔ اس وقت دس بارہ مقالہ جات
زیرِ ترتیب ہیں۔ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کے رکن ہیں۔ علم طب، ہیئت، نجوم و تکسیر میں ایک
حد تک دسترس رکھتے ہیں۔

اگرچہ اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ہر چہار سلسلہ تصوف سے تعلق خاطر تھا اور
اجازت بھی ان کے علاوہ ملک کے متعدد مشائخ حضرات سے فیض یافتہ ہیں اور سلسلہ اعلیٰ
حضرت احمد رضا بریلویؒ سے بالواسطہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد مرحوم منسلک
ہیں۔ اسی بناء پر رضوی نام کے آخر لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں دینِ متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب گرامی قدر کی محبت و ولا سے ہمیشہ سرشار
رکھے اور ان کے مخلصانہ جد و جہد کے لیے اجرِ عظیم عطا فرمادے۔ آمین

الحاج محمد ہدایت اللہ مجاہد اکاؤنٹنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم

فضائل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

(شیعہ کتب کی روشنی میں)

ابوطاہر محمد محبوب عالم رضوی

اللہ تعالےٰ عزوجل نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو زمانہ کے بہترین افراد کو آپ کی صحابیت کا شرف بخشا۔ وہ آپکی محبت میں سرشار تھے۔ اسلام کی خاطر اپنی جان ومال نثار کرنا ان کا شعار تھا۔ بے شمار تکلیفوں اور رکاوٹوں کے باوجود وہ اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف جدوجہد رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ان کے شامل حال تھا۔ وہ اسلام کا پرچم لے کر ہر چہار طرف بڑھتے چلے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور مخالفین کی سازشوں کا قلع قمع کر دیا گیا آپ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا دور آیا تو اشاعت اسلام اور مملکت کی حدود میں مزید وسعت ہوگئی عساکر اسلام کی یلغار کی تاب مقابلہ نہ لاکر ہزیمت خوردہ قوتوں خصوصاً یہودیوں اور مجوسیوں نے مسلمانوں میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے کے لئے سازشیں شروع کر دیں۔ انہی لوگوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو اس وقت شہید کر دیا جب آپ مسجد نبوی میں نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ پھر یہ سازش بد باطن عبد اللہ بن سبا مسلم نما یہودی منافق کی تحریک سے عمل کر سامنے آگئی اور حضرت

عثمانؓ ذوالنورین پر جھوٹے الزامات لگانے کے بعد ان کو بحالت روزہ و قرآن خوانی اور کئی دن اُن کے مکان میں محبوس رکھنے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے آپس میں قتل و قتال تک نوبت پہنچا دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں قریباً پچاس ہزار مسلمان شہید ہو گئے۔ فتوحات اور تبلیغ کا سلسلہ رک گیا۔ سبائیوں کے لئے یہ امر باعث مسرت تھا اس کے باوجود وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے جذبہ ایمانی سے بے خبر نہ تھے۔ اساطین اسلام کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد کوفہ میں داخل ہوتے ہوئے مضروب کر دیا گیا اور وہ شہید ہو گئے امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ زخمی ہوتے اور بچ گئے۔ عمرو بن العاص کی جگہ دوسرے بزرگ شہید ہو گئے حضرت حسن کو حضرت علی کا جانشین بنایا گیا تو ان کی بصیرت نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر زمام خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر کے مسلمانان عالم کو پھر متحد کر دیا۔ نصرت الٰہی سے تبلیغ اسلام اور فتوحات کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔ اسلام کی دھاک دنیا بھر میں بیٹھ گئی۔ اب انتشار پسند عناصر نے دوسرا راستہ اختیار کر لیا۔ اسلام میں ایک نئے فرقہ کا آغاز کر کے مسلمانوں کو مذہبی رنگ میں برسر پیکار کر دیا اس نئے فرقے کا کام بزرگان اسلام پر طعن کرنا تھا۔ ان کا یہ محاذ نسبتاً کامیاب ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور اکرمؐ کا دائمی معجزہ ہے کہ جب کبھی ان لوگوں نے ناشائستہ جذبات کا اظہار کیا تو ان ہی کی زبان و قلم سے ان حضرات کے بارے میں کچھ کلمات خیر بھی وجود میں آ گئے۔ اگرچہ ان کی کتب ہمارے لئے کسی بھی درجہ میں قابل قبول نہیں لیکن ہمارے واجب الاحترام بزرگوں کے بارے میں جو کلمات خیر ان میں درج ہو گئے ہیں وہ مخالفین پر حجت اور ہمارے لئے اضافہ محبت و عزت کا باعث ہیں۔ لہذا اسی جذبہ نیک کے ماتحت افضل البشر بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں مخالفین کی کتب سے کچھ کلمات حسنہ جمع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مُسلم اوّل

آیت: والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور و معروف شیعہ عالم علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں ... ہیں کہ سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں ...

صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایمان لائے۔

علامہ طبرسی دوسری جگہ لکھتے ہیں ''حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ایمان لائے۔'' (تفسیر مجمع البیان جلد ۳/۲۵ بحوالہ مقام صحابہ ص۲۱)

ایک اور شیعی عالم یوں رقمطراز ہے۔

''بے شک یہ درست ہے کہ گو علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پہلے اسلام قبول کیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا۔'' (شرح نہج البلاغۃ مولفہ عبد الحمید بن ابی الحدید شیعہ جز ۴/۲۱۳)

مبلغ اول

چوں صدیق مسلمان شد روز دیگر ابو عبیدہ بن الجراح۔ ابو سلمہ مخزومی۔ عثمان بن مظعون و ارقم بن ارقم را بخدمت سید ثقلین آورد تا مومن و موحد و مسلمان شدند۔

(ناسخ التواریخ ۲۳۷/۲ ۔ روضۃ الصفا ۲/۳۷)

یعنی جب (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ) مسلمان ہوئے تو دوسرے دن ہی آپ (حضرات) ابوعبیدہ بن جراح ابوسلمہ۔ عثمان بن مظعون و ارقم (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تاکہ انھیں مومن مسلمان موحد فرمادیں۔

شد اصحاب خاص رسول امین، از ورخ برا فروخت دین مبین ابوبکر، صدیق و فاروق دین، شدہ جان فدائے رسول امینؐ۔ (حملہ حیدری ص۴۱)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب خاص جن کے ذریعے دین اسلام کو ترقی ہوئی (یعنی تبلیغ ہوئی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ، ہیں جنہوں نے رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان فدا کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

صدیق

ہم پہاڑ پر حضور اکرم علیہ السلام کے ہمراہ تھے کہ اچانک پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آرام پکڑ تجھ پر ایک نبی (خود) صدیق (ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ) شہید (حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہم کے سوا کوئی نہیں۔ (احتجاج طبرسی)

جیسا کہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ، نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرد ہیں کہ اللہ نے نبی کی زبان سے ان کا نام صدیق رکھوایا۔

چوں صدیق مسلمان شد یعنی جب ابوبکر (صدیق) مسلمان ہوئے۔

ناسخ التواریخ ۲۳۷/۲ و روضۃ الصفا ۳۷/۲

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا تلوار کو چاندی چڑھانا جائز ہے تو آپ نے فرمایا ہاں جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تلوار کو چاندی چڑھائی تھی۔ اس پر راوی نے متعجب ہوکر عرض کیا۔ آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں ؟ تو امام نے اپنی جگہ سے اٹھ کر فرمایا ۔

نعم الصدیق ۔ نعم الصدیق فمن لم یکن له الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرۃ (کشف غمہ فی معرفۃ الائمہ مطبوعہ ایران صفحہ ۲۶)

ترجمہ "ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں جو ان کو صدیق نہ کہے خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی بات سچی نہ کرے"۔

دوران ہجرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا

فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انت صدیق (تفسیر قمی صفحہ ۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے ابوبکر) تم صدیق ہو ۔

والذی جاء بالصدق وصدق به (آیت پارہ ۲۴ کی تفسیر)

قیل الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وجاء وصدق به ابوبکر ۔

یعنی جاء بالصدق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدق به سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں (تفسیر مجمع البیان ۴/۴۹۸)

جناب جعفر الصادق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ متوفی ۱۴۹ھ سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر میرے نانا ہیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے کوئی شان اور عزت نہ دے اگر میں صدیق کی عزت وعظمت وتعظیم وتکریم کو تسلیم نہ کروں (احقاق الحق صفحہ ۷) نیز فرمایا : ولدنی الصدیق مرتین (احقاق الحق صفحہ ۷)

یعنی صدیق نے مجھے دو دفعہ جنا جس کی تشریح یوں ہے ۔ مادرش ام فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر بود، مادرام فروہ دختر اسماء دختر عبدالرحمن بن ابوبکر بود (رضی اللہ تعالےٰ عنہما)

(جلاء العیون ۔ صافی شرح اصول کافی ۔ کشف الغمہ احتجاج طبرسی)

جعفر الصادق رحؒ
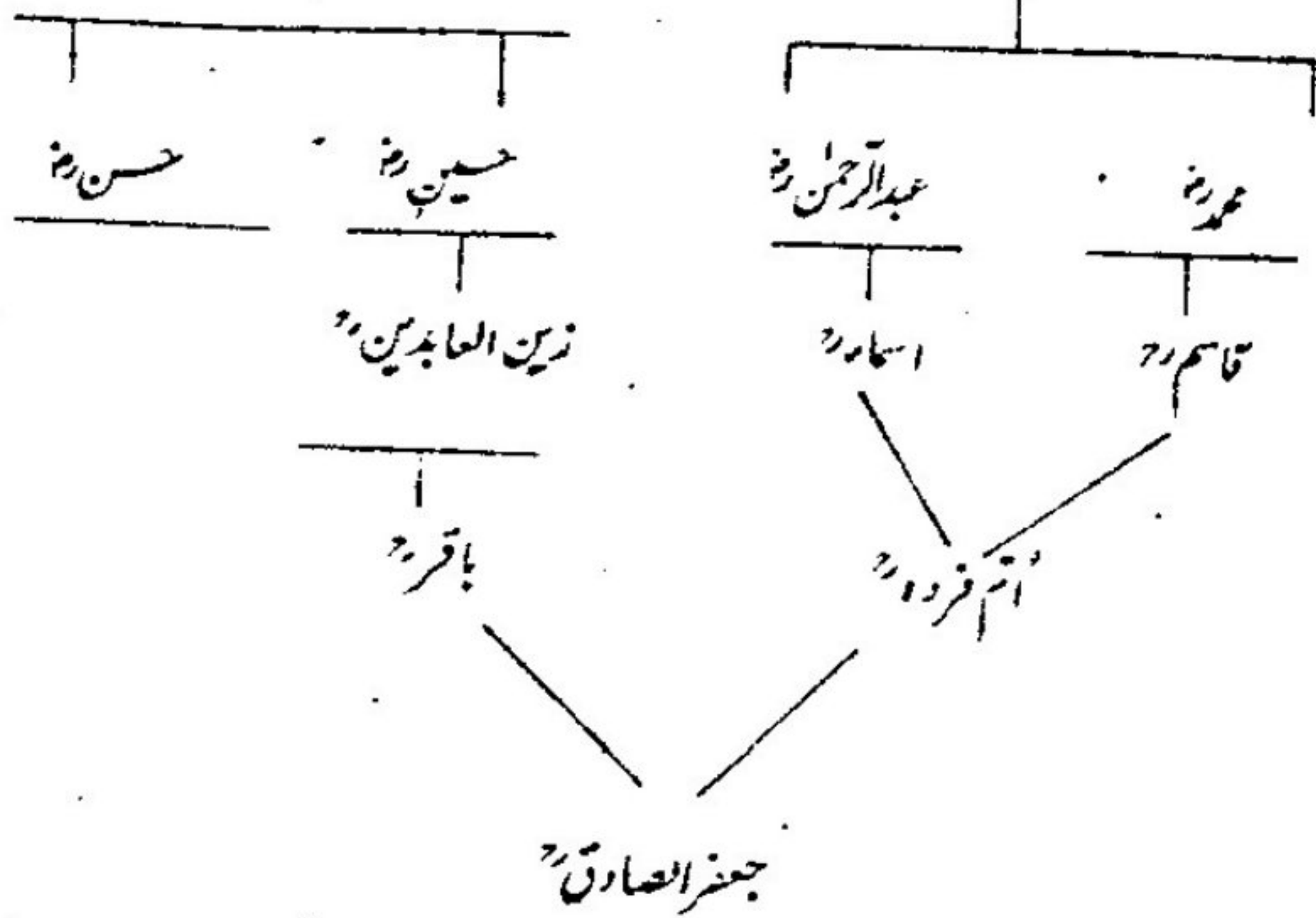
"خلافت راشدہ کا انداز حکومت" کے زیر عنوان پہلی چار خلافتوں کا تذکرہ اس ترتیب سے کیا گیا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰے عنہ۔
عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔
(الفوزی ۔ وو ست ۳۳ مولفہ محمد علی ابن علی ابن صب صبا، (ترجمہ محمد جعفر شاہ پھلواروی)

تقوی اور مالی وجانی قربانی

آیت شریفہ: سیجنبها الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی کی تفسیر عن ابن زبیر قال ان الایۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرہ فاعتقہم (تفسیر جامع البیان محمد جریر)

ابن زبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت شان ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ میں نازل ہوئی انہوں نے غلاموں کو جو اسلام لائے اپنے مال سے خریدا جیسا کہ بلال اور عامر بن فہیرہ اور ان کو آزاد کیا۔ اسی آیت میں اللہ تعالٰی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو اتقی ربڑا متقی فرمایا کہ وہ اپنا مال اللہ تعالٰے کی راہ میں محض پاکیزگی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اُسے کوئی دنیاوی طمع نہیں۔

حدیث شریف میں ہے ان احسن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر ابن قحافہ (تاریخ التواریخ مطبوعہ تہران)
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ رفاقت اور اپنے مال سے ابوبکر نے حسن سلوک کیا
ابوبکر بن ابی قحافہ پیر سے بود از بزرگان قریش با دولت وحشمت مالہا در راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایثار کردہ و جان بر کف نہادہ (... الائمہ جلد ۲ صفحہ ۱۲)

ترجمہ :۔ ابوبکر بن ابی قحافہ قریش کے سن رسیدہ بزرگوں میں سے تھے جو دولت وحشمت کے مالک تھے اور انہوں نے اپنا مال نبی علیہ السلام کی ذات پر قربان کر دیا اور آپ کے لیے اپنی جان ہتھیلی پر رکھے خدمت میں رہے ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے ابوبکر ابوذر اور سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم کے بارے میں فرمایا ۔

من ازھد من ھولاء وقد قال فیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(... جلد دوم)
[illegible] زیادہ [illegible] ہے
[illegible] حضرت ابوبکر [illegible] گئے [illegible] سوراخ سے سانپ
نے ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاؤں کو ڈسا ۔ مگر وہ غار یار اُف تک زبان پر نہ لائے ۔

ثبوت نبوت ڈاکٹر نور حسین صفحہ ۳۱ (بحوالہ مقام صحابہ ۳۱)

و بہر حال رفتن محمد و بردن ابوبکر بے فرمان خدا نہ بود

(مجالس المومنین مجلس پنجم)

مصاحب و رفیق ہجرت

بہر صورت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے جانا بغیر حکم خدا نہ تھا ۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا ۔ ترا امر کردہ است کہ ابوبکر را ہمراہ خود ببری (حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ...)
اے پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہجرت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لو ۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو بذریعہ وحی حکم فرمایا ۔

وامرہ ان تستصحب ابوبکر

کہ ہجرت میں ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کو اپنا مصاحب بناؤ۔ آپ رصلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔

ارضیت ان تکون یا ابوبکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ادعیہ فتحمل علی انواع العذاب

اے ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ، کیا تم راضی ہو کہ میرے اس سفر ہجرت میں میرے ہمراہی ہو کر جسطرح کفار قریش مجھے قتل کرنے کے لئے تلاش کریں اسی طرح تم کو بھی قتل کے لئے تلاش کیا جاوے اور یہ بھی مشہور ہو جائے کہ تم نے ہی مجھے اس کام پر آمادہ کیا ہے۔ جس کا میں دعویٰ کرتا ہوں اور میری رفاقت کے سبب تم پر بھی طرح طرح کے عذاب ہوں۔ جواباً حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعہا اشد العذاب لا ینزل علی موت مریح ولا فرج یتیح و کان ذالک فی محبتک لکان احب الی من ان اتنعم فیہا وانا لک لجمیع ممالیک ملوکہا فی مخالفتک وما اھلی وولدی الا فداءک

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تو وہ شخص ہوں کہ آپ کی محبت کی خاطر سخت ترین بلاؤں میں گرفتار ہو جاؤں اور قیامت تک ان میں پھنسا رہوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کروں۔ میرے جان و مال اور اہل وعیال سب کے سب آپ پر قربان ہوں حضور اکرمؐ نے خوش ہو کر فرمایا:۔

لاجرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن۔

(تفسیر امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالٰے تیرے دل پہ مطلع ہوا اور اس نے تیرے دل کی بات تیری زبان کے موافق پائی۔ یعنی اللہ تعالٰے نے تجھ کو میرے لئے صادق المحبت راسخ الاعتقاد جان نثار وفادار اور کامل مومن پایا۔ بالیقین اللہ تعالٰے نے تجھ کو بمنزلہ میرے سمع وبصر کے بنایا اور تجھ کو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو کہ سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہوتی ہے۔

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی تفسیر میں امام حسن عسکری رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ فرماتے ہیں کہ ہجرت ، سفر مشکلات ایذاؤں اور صعوبتوں کو سفر تھا ۔ اس لئے اللہ تعالٰے نے ہجرت میں رفاقت سفر کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو منتخب فرمایا ۔ (تفسیر حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ)

لا تحزن ان اللہ معنا کے زیر تشریح حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی علیہ السلام غار میں تھے تو آپ نے فرمایا میں ایک کشتی دیکھ رہا ہوں جس میں جعفر اور اس کے ساتھی ہیں (ہجرت حبشہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ انھیں دیکھ رہے ہیں ؟ فرمایا ہاں ۔ صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی دکھایئے تو نبی علیہ السلام نے ان کی آنکھوں پر مسح کیا پس صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا ۔

(ترجمہ تفسیر قمی مطبوعہ ایران صہ ۱۰۷)

شب ہجرت جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک زخمی ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا (حملہ حیدری سے مختصراً بہ تغیر الفاظ یہی مضمون دیکھئے :۔ (غزوات حیدری ، مرزا باذل)

افضلیت وفضائل

ولا یاتل اولو الفضل منکم

(آیت سورہ نور) کے ضمن میں

یہ آیت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ ، مسطح رضی اللہ تعالٰے عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ۔ مسطح آپ کا غریب رشتہ دار تھا جسکی وجہ سے آپ اسے ہمیشہ کچھ وظیفہ دیا کرتے تھے ۔ واقعہ افک کے بعد انہوں نے وظیفہ بند کر دیا تو اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ بخشش والے اور فضل والے (یعنی حضرت ابوبکر صدیق) لوگ اپنے رشتہ داروں سے ہاتھ نہ کھینچیں (تفسیر مجمع البیان ۱۳۲/۴)

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم قد افلح من زکھا الذی جاء بالصدق وصدق بہ

کی تشریح میں ۔ ان احسن الناس علی صحبتہ ومالہ ابوبکر (تاریخ جدید کتاب صفحہ ...)

ترجمہ :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ رفاقت اور احسان اپنے مال سے مجھ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے کیا ہے ۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ماسبقکم ابوبکر بصوم ولا صلوٰۃ ولکن لشیٔ وقد نبہ صدرہٗ

(مجالس المومنین صـ۸۹ جـ ین نوراللہ شستری)

یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبقت وفضیلت صوم وصلوٰۃ سے ہی نہیں بلکہ ان کے دل کی عقیدت واخلاص کا ثمرہ ہے۔

امام محمد تقی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا منکر نہیں لیکن ابوبکر صدیق فاروق اعظم سے افضل ہیں۔ (ترجمہ احتجاج طبرسی صـ۲۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا :-

لی وزیران من اھل السماء جبرائیل ومیکائیل و وزیران من اھل الارض ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

آسمان والوں میں میرے دو وزیر جبرائیل ومیکائیل ہیں اور زمین والوں میں دو وزیر (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں) الحدیث (الغوثی اردو صـ۳)

حضرت علی وزبیر رضوان اللہ علیہم نے فرمایا کہ ہم نے سوائے اس مشورہ کے کوئی اور غصہ نہیں کیا :-

[illegible] الغار وانا لنعلم بشرفہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوٰۃ وھو حی" (شرح نہج البلاغہ جزو ۵ صـ۲)

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنوں میں سے یقیناً سب سے زیادہ (خلافت) حقدار جانتے ہیں کیونکہ وہ صاحب غار ہیں، ہم ان کے خصائل سے واقف ہیں (خصوصاً) جب کہ حضور اکرمؐ نے اپنی حیات مبارک میں ان کو امامت نماز کا حکم فرمایا تھا۔

حضرت امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا :-

ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ

(رسالہ موزنقیہ مولفہ سید محمد مجتہد)

وہ دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام عادل و منصف تھے اور حق پر تھے اور حق پر ہی وہ فوت ہوئے۔ بروز قیامت ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں گی۔

بیعت رضوان کے سلسلہ میں کسی کو اختلاف نہیں کہ وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کے سلسلہ میں ہوئی اور حضرات ابوبکر، عمر، علی و دیگر قریباً چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ بیعت کی تو ان کے لئے :-

آنحضرت فرمود بدوزخ نرود یکے ازاں مومناں کہ او زیر شجر بیعت کردند و آں را بیعت رضوان نام نہادہ اند و بجہت آں کہ حق تعالیٰ در حق ایشاں فرمود "لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ" (خلاصہ المنہج علامہ کاشانی)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے سب کے سب جنتی ہیں اور اس بیعت کو بیعت رضوان کا نام دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں رضی اللہ عنہم کا خطاب دیا
(ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شمولیت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں)

دراں روز ہزار و چہار صد کس بودیم و دراں روز من از حضرت شنیدم کہ آنحضرت خطاب بخاطر ان فرمودہ کہ شما بہترین اہل روئے زمین اند و ما ہمہ دراں روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث نہ نمود مگر احد بن قیس کہ آں منافق بیعت خود را شکست (ہ)

یعنی جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اس دن ہم چودہ سو صحابہ تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم تمام روئے زمین کے رہنے والوں سے بہتر ہو۔ ہم نے اس دن بیعت کی اور ان میں سے کسی نے بیعت نہیں توڑی، سوائے احد بن قیس منافق کے۔

طائفہ از مصاف کوفہ با زید بیعت کردہ بودند در خدمتش حضور یافتہ گفتند۔ رحمک اللہ در حق ابوبکر و عمر چہ گوئی؟ فرمودہ دربارہ ایشاں جز بخیر سخن نگیم و از اہل خود و نیز در حق ایشاں جز سخن خیر نہ شنیدہ ام ... بالجملہ زید فرمود ایشاں را بر کسے ظلم و ستم نماندند و بکتاب و سنت رسول کار کردند (ناسخ التواریخ از مرزا تقی لسان الملک ج ۲)

(صاحب عمدۃ الطالب تحت اخبار زید نے اس کی تشریح کی ہے یعنی کوفہ کے مشہور ترین لوگوں کے گروہ نے جنہوں نے حضرت زید (ابن زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے بیعت کی تھی حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں ان کے حق میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہیں کہتا اور اپنے اہل خاندان سے بھی میں

نے ان کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے کچھ نہیں سنا..... حاصل یہ کہ حضرت زید نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی پر ظلم و ستم نہیں کیا اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر کاربند رہے۔

ثم ان المسلمین من بعدہ استخلفوا بہ امیرین الصالحین عملا بالکتاب والسنۃ واحسنا السیرۃ ولم یعدوا السنۃ

پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد مسلمانوں نے دو نیک امیروں کو آپ کا جانشین (خلیفہ) مقرر کیا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا۔ اچھی خصلت اختیار کی اور سنت سے تجاوز نہ کیا ظاہر ہے اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔ (مکتوبات حضرت علی رضی اللہ عنہ، صـ۵۲ بحوالہ الطبری۔ النجوم الزاہرہ۔ شرح ابن ابی الحدید)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب بنام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ...

ترجمہ:۔ تمہارے گمان میں اسلامی فضیلت اور خدا و رسول اللہ کی خیر خواہی میں سب سے افضل خلیفہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تھے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں۔ ان مکانھما فی الاسلام تعظیماً۔

بے شک اسلام میں ان کا مقام بہت بلند ہے (مکتوبات علی صـ۸۲ بحوالہ عقد الفرید۔ منہج البلاغۃ شرح ابن ابی حدید کتاب الصفین،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب بنام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔۔

(اے معاویہ، اگرچہ تم شام میں تھے لیکن میری بیعت مدینے میں تم پر لازم آگئی کیونکہ میرے ہاتھ پر ان لوگوں نے بیعت کی تھی جنہوں نے ابوبکر عمر اور عثمان (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے کی تھی اور یہ بیعت بھی اسی خلافت پر تھی جس پر یہ لوگ پہلے خلفا کی بیعت کر چکے تھے۔ اس کے بعد پھر نہ کسی حاضر کو کوئی اختیار باقی رہا اور نہ کسی غائب کو حق استرداد اور حقیقت میں شوریٰ کا حق بھی مہاجرین و انصار ہی کا ہے جب وہ کسی شخص پر اتفاق کریں اور امام بنالیں تو اس کو خدا کی پسند اور رضا سمجھنا چاہیئے

(مکتوبات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ الامامۃ والسیاسۃ ،اخبار الطوال، تذکرہ خواص الائمۃ منہج البلاغۃ۔ شرح ابن حدید وغیرہ ما

اس مکتوب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے خلافت کے اصول کا ذکر فرمایا ہے کہ

خلیفہ انصار اور مہاجر منتخب کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے خلفاء ثلاثہ کو منتخب و تسلیم کیا [illegible] رہے تھے۔
جس شخص پر مہاجر و انصار کا اتفاق ہو جائے وہی امام ہوگا جو اللہ [illegible] اور پسند بھی جانے گا
بالفاظ دیگر ماموری من اللہ سمجھ کر اس کی اطاعت کی جائے گی [illegible] سے روگردانی ناجائز اور خلاف اسلام
ہوگی۔ (ابوالحسن رضہ)

ز خورشید بعد از رسولاں مہ
نتابید بر کس ز ابوبکر بہ

(شاہنامہ فردوسی)

(حضورِ اکرم نے فرمایا کہ یہ آفتاب انبیاء و رسل کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بہتر کسی شخص پر نہیں چمکا)

عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر
منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفؤاد
(معانی الاخبار لابن بابویہ القمی تفسیر حسن عسکری پارہ اول)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نزدیک بمنزلہ کان
اور عمر بمنزلہ بصارت و عثمان بمنزلہ دل کے ہیں۔

پس جبرائیل نازل ہوئے اور ان کا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا اور
از جانب خدا مامور گردانید آنحضرت را کہ ابوبکر را با چہار ہزار سوار مہاجراں و انصار بہ
جنگ ایشاں بفرستد۔ (حیات القلوب جلد دوم۔ بحوالہ النصیحۃ الشیعہ ص ۲۲۳)

خدا کی طرف سے حضرت کو مامور فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کو چار ہزار سوار مہاجرین
و انصار کے ساتھ ان سے لڑنے کے لئے بھیجیں۔

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انصار و مہاجرین پر سالار لشکر بحکم خدا حضور
اکرم نے مقرر فرمایا۔

قریش کے ایک نوجوان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا یا حضرت
میں نے آپ سے ابھی خطبہ میں فرماتے سنا ہے۔

اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء الراشدین فمن هما قال حبیبای وعماک ابوبکر وعمر اماما الهدیٰ و شیخا الاسلام ورجلا قریش والمقتدیٰ بهما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتدیٰ بهما عصم ومن اتبع آثار هما هدی الی صراط مستقیم ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ ہم پر اسی طرح مہربانی کے ساتھ کرم فرما جو مہربانی وکرم تو نے خلفاء راشدین پر فرمایا ہے تو وہ خلفاء راشدین کون ہیں؟ حضرت علی نے فرمایا وہ میرے پیارے اور تیرے چچا ہیں۔ ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم وہ دونوں ہدایت کے امام ہیں اور دونوں اسلام کے پیشوا۔ دونوں قریش کے مردوں سے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کے مقتداء اور پیشوا جس نے انکی پیروی کی وہ جہنم سے بچ گیا اور جس نے ان کی اقتداء کی اس نے صراط مستقیم کی ہدایت پائی۔

مختصراً علی وزین العابدین ابن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں عراقی حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں برے الفاظ استعمال کرنے لگے حضرت نے ان سے پوچھا کیا تم مہاجرین اولین سے ہو جو اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے گھروں اور مالوں کو چھوڑ آئے جو اللہ اور رسول کی مدد کرتے تھے اور وہ سچے تھے تو ان عراقیوں نے عرض کیا نہیں۔ تو پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ان میں سے ہو جنہوں نے اپنے ان مہاجر بھائیوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رکھا تھا اور جو کچھ ان مہاجرین کو دیا گیا تھا اس پر اپنے دل میں کوئی کدورت نہ رکھتے تھے اور اپنے اوپر مہاجرین کو ترجیح دیتے تھے حالانکہ وہ خود بھی حاجت مند تھے تو عراقیوں نے عرض کیا نہیں (یعنی وہ مہاجرین اور انصار میں سے نہیں ہیں) تو آپ نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں (جبکہ تم پہلی جماعتوں میں سے نہیں ہو)

وانا اشهد انکم لستم من الذین قال اللہ فیهم:
والذین جاؤ امن بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا۔ اخرجوعنی فعل اللہ بکم (کشف الغمہ ۹۹ مطبوعہ بیروت)

کہ تم ان مسلمانوں میں سے بھی نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

وہ مسلمان لوگ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لے چکے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کھوٹ، بغض کینہ حسد یا عداوت نہ ڈال

یہ فرما کر آپ نے حکم دیا کہ میرے یہاں سے نکل جاؤ اللہ تمہیں ہلاک کرے۔

(یعنی حضرت علی زین العابدین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے نزدیک حضرات شیخین کریمین ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم کے بدگو منہ لگانے کے قابل نہیں۔

ان علیاً علیہ السلام قال فی خطبتہ خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر و عمر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سب سے افضل ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔

بعض روایتوں میں تفصیلاً آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ

ان رجلاً تناول ابا بکر و عمر بالشتیمۃ فدعی بہ و تقدم بعقوبۃ بعد ان شہد وا علیہ بذالک (حوالہ مذکور)

ایک شخص نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شان میں سب کیا ہے تو آپ نے اسکو طلب فرما کر بعد شہادت سزا دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فرمان۔

فی ابی بکر رحم اللہ ابا بکر کان و اللہ للفقرا رحیماً و للقران تالیاً و عن المنکر ناھیاً و بالدینہ عارفاً و من اللہ خائفاً و عن منہیات زاجزاً و بالمعروف آمراً و باللیل قائماً و بالنہار صائماً فاق اصحابہ ورعاً و کفافاً و سادھم زھداً و عفافاً فغضب اللہ علی من ینقصہ و یطعن علیہ ([illegible])

اللہ تعالےٰ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر رحمت فرمائے اللہ کی قسم وہ فقیروں کے لئے رحیم تھے۔ قرآن کریم کی ہمیشہ تلاوت کرنے والے بری باتوں سے منع کرنے والے دین کے جاننے والے اللہ سے ڈرنے والے برے کاموں سے منع کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے۔ تمام صحابہ پر پرہیزگاری اور تقویٰ میں فوقیت رکھنے والے دنیا سے بے رغبتی اور پاکدامنی میں سب سے

بڑھے ہوئے تھے ان کی تنقیص شان کرنے والے اور ان پر طعن کرنے والے پر اللہ کا غضب ہو۔

بزمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق حضرت علی اور انکی اولاد سے تعلقات؛

حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ان ابوبکر و عمر و عثمان کانوا یرفعون الحدود الی علی بن ابی طالب علیہ السلام

(جعفریات مطبوعہ طہران ص ۱۴۳)

بے شک ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم نے حدود کے فیصلے واپنے اپنے زمانہ خلافت میں) حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سپرد کر رکھے تھے۔

وکان من یؤخذ الفقہ فی ایام ابی بکر علی بن ابی طالب۔ عمر بن خطاب معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت و عبد اللہ بن مسعود،

(تاریخ یعقوبی احمد بن یعقوب بن جعفر)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ خلافت میں (حضرات) علی عمر معاذ ابی بن کعب زید عبداللہ (رضوان اللہ علیہم) سے فقہی مسائل دریافت کئے جاتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانہ خلافت میں الصہبا" نامی ایک لونڈی غنائم قبائل بنی تغلب سے حاصل ہوئی جو آپ نے حضرت علی کو عطا فرمائی جس سے ایک لڑکا عمر اور لڑکی رقیہ توام پیدا ہوئے یہ لونڈی حضرت خالد بن ولید لائے تھے۔

واما عمر و رقیۃ فانھما سبیۃ من تغلب یقال لھا الصہباء سبیت فی خلافۃ ابی بکر و امارۃ خالد بن ولید بعین التمر

(شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اولاد علی) (عمدۃ الطالبین فی انساب آل ابی طالب)

محمد بن حنفیہ امہ خولۃ بنت جعفر بن قیس وھی من سبی اھل الردۃ (عمدۃ الطالب)

جنگ یمامہ میں خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیر سرکردگی خولہ بنت جعفر بن قیس قید ہو کر آئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت علی کو عنایت فرمائی جس سے محمد بن حنفیہ تولد ہوئے۔

در روایات شیعہ وارد شدہ است کہ چوں اسیراں را بہ نزد ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آوردند مادر محمد بن حنفیہ آنہی بود

(حق الیقین ملا محمد باقر مجلسی)

شیعہ روایات کے مطابق جب اہل روم کے اسیروں کو ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس لایا گیا تو محمد بن حنفیہ کی والدہ انہیں میں سے تھی۔ (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی گئی)

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے غزوہ روم کا قصد فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مشورہ طلب کیا ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی۔ حضرت علیؓ نے کہا:

فاشار ان یفعل فقال ان فعلت ظفرت فقال بشرت بخیر۔ (تاریخ یعقوبی)

تو انہوں نے یہ کام کر ڈالنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ آپ ان شاء اللہ تعالےٰ ظفریاب ہونگے جس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا آپ نے اچھی بشارت دی۔

ناسخ التواریخ میں بھی تفصیلاً یہی لکھا ہے۔

مروی عن جعفر بن محمد انہ کان یتولاھما ویاتی القبر فیسلم علیھما مع تسلیمہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(کتاب الشافی سید مرتضیٰ الہدیٰ و شرح نہج البلاغۃ لابن الحدید)

یعنی حضرت جعفر الصادق حضرات ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دوستی و مودت رکھتے تھے۔ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضری دیتے تو حضور اکرم کے ساتھ ان پر بھی سلام پیش کرتے۔

جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کیا اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا۔

اے ابوتراب اٹھو۔ گھر والوں کو تم نے اپنی جگہ سے جدا کیا ہے جاؤ ابوبکر و عمر و طلحہ رضوان اللہ علیہم کو بلا لاؤ پس جناب امیر گئے اور ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم کو بلا لائے۔

(اردو جلاء العیون جلد اول ص ۱۸۳)

یعنی گھریلو جھگڑوں میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعا...

کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بہترین مصالحت کرنے والے تھے۔

حضرت علی کی اولاد کے نام۔ ابوبکر: حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے تینوں بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھے جن میں ابوبکر و عثمان کربلا میں حضرت امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے۔ (تاریخ سلاطین اسلام صفحہ ۲۹ بحوالہ نسیض الاسلام علی مرتضیٰ نمبر ۶۳)

تا سمہ فرزند حسن کو مع اکیس نفر اصحاب واہل بیت کے اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہوئے کہ ان میں سے ابوبکر و محمد عثمان عباس فرزندان امیرالمومنین۔۔۔

(جلاء العیون جلد دوم صفحہ ۱۴۲)

شہادت فرزندان جناب امیر۔۔۔۔ اول عبداللہ فرزند جناب امیر کہ ان کو ابوبکر کہتے ہیں میدان کارزار میں پہنچے ان کے بعد عمر بن علی ان کے برادر بزرگ نے عزم میدان کیا۔ ان کے بعد عثمان بن علی میدان میں گئے۔ (صفحہ ۱۹۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرزند ابوبکر کا ذکر مقاتل الطالبین، کتاب الارشاد شیخ مفید، کشف غمہ، عمدۃ الطالب اور جلاء العیون وغیرہ میں ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک لڑکے کا نام ابوبکر (مسعودی)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک لڑکے کا نام ابوبکر (تاریخ یعقوبی و قمی)

حضرت موسیٰ کاظم کے لڑکے کا نام ابوبکر (کشف الغمہ)

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے فرزندوں نے اپنی اولاد کے نام بوجہ اس خصوصی محبت کے جو حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ان بزرگوں کی تھی۔ ابوبکر رکھے۔

اجماع بر خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خدا ایشان را از گرسنگی کشتہ دارد۔ و ابر گمراہی جمع نمی کند۔

(حیات القلوب ملا باقر جلد ۲ صفحہ ۱۴۲/۲)

یعنی اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کو بھوک سے ہلاک نہ فرمائے گا اور نہ ہی گمراہی پر جمع کرے گا اس سے اجماع امت کو برحق ثابت کیا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق کی افضلیت۔ صداقت۔ خلافت اور جملہ صفات

حسنہ وخصائص پر اجماع امت ہے۔

بے شمار مہاجرین وانصار امر خلافت ظاہر ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ قرار پائے ....
اور اکثر مہاجرین وانصار نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کر لی۔

(جلاء العیون اردو جلد اول ص۲)

مردم اتفاق کردہ است کہ حضرت رسول را در بقیع۔ دفن کنند وابوبکر پیش ایستد وبہ آنحضرت نماز کنند (حیات القلوب ۲/۷۳۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی امامت پر اتفاق مسلم ہے اور یہ کہ وہ جنازہ حضور اکرم کے وقت خود موجود تھے)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے جانشین کے بارے وصیت فرمانے کے لئے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ جب حضور اکرم نے اپنی خلافت کی وصیت نہیں فرمائی تو میں کیسے وصیت کروں۔ البتہ حضور اکرم نے یہ فرمایا کہ اللہ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا تو میرے صحابہ کا اجماع میرے بعد ان میں سے سب سے اچھے شخص پر ہو جائے گا۔

قال ما اوصیٰ رسول اللہ علیہ وسلم فاوصی ولکن قال ان اراد اللہ خیراً فیجمعہم علی خیرھم بعد نبیھم (تلخیص الشافی ۲/۳۷۲)
جیسا کہ نبی کے بعد سب سے اچھے آدمی پر اجماع ہو گیا۔

حضور اکرم نے فرمایا بے شک میری امت متفرق ہو گی بہتر فرقوں پر ساکہتر فرقے ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ نجات پائے گا۔ لوگوں نے پوچھا۔

یا رسول اللہ من تلک الفرقۃ قال الجماعۃ الجماعۃ الجماعۃ
خصال ابن بابویہ مطبوعہ طہران جلد ۲

۔ یارسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگا تو آپ نے فرمایا جماعت۔ جماعت

السزموا سواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ۔ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الا من دعا الی ھذا شعار فاقتلوہ ولو کان تحت عمامتی ھذا۔

بڑے گروہ کے ساتھ ملے رہو۔ جماعت کو خدا کی تائید حاصل ہوتی ہے خبردار! فرقہ بندی سے بچتے رہنا جو شخص جماعت سے الگ ہو جاوے وہ شیطان کے قابو میں آجاتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیئے کی غذا بن جاتی ہے۔ خبردار! جو شخص فرقہ بندی کا داعی ہو اسے قتل کر دو اگر چہ وہ میری ہی دستار کے نیچے ہو۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول کے مطابق جماعت کے ساتھ وابستگی لازمی اور علیحدگی ناجائز اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت پر اجماع امت اظہر من الشمس۔ لہٰذا اس کا منکر واجب التعزیر ہوا۔ (ابوالاحسن رضوی)

امامت و خلافت:۔ قوم کی امامت وہ کرائے جو ان سب میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو اگر اس وصف میں برابر ہوں تو جو ہجرت میں مقدم

خلافت راشدہ:۔ ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ اور اگر عمر میں بھی برابر ہوں تو جو سنت پیغمبر میں زیادہ عالم ہو اور تفقہ دینی میں اسے برتری حاصل ہو۔

(ترجمہ فروع کافی جلد ا ص۲۲ لکھنو)

فلما اشتد به المرض امر ابا بكر ان يصلي بالناس بعد ذالك يومين

ترجمہ:۔ جب آنحضرت پر مرض کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ دو یوم تک نماز پڑھاتے رہے۔ (درنجفیہ شرح نہج البلاغت مطبوعہ ایران ص۲۲۵)

لقد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوٰة بالناس وهو حيٌّ

(نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جزء ۷/۲)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ زندہ تھے تو ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

ثم قام وتهيأ للصلوٰة وحضر المسجد وصلى خلف ابي بكر:۔

(احتجاج طبرسی ص۴۰ و تفسیر قمی)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اٹھے اور نماز کی تیاری کر کے مسجد حاضر ہوئے اور

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ (مذکورہ مضمون)

مرآۃ العقول شرح الاصول والفروع محمد باقر اصفہانی ص ۳۸۸

قرآن مجید مترجم از مقبول احمد ضمیمہ ص ۱۳

جماعت اہل دین نے عقب میں ان کے (ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ) صف باندھی چنانچہ شاہ لافتی (حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ) بھی تھے۔ (عزوات حیدری اردو ص ۲۲۹)

اس کتاب میں پہلے تو چاروں خلفاء راشدین ابوبکر عمر عثمان علی رضوان اللہ علیہم کی حکومتوں کا ترتیب وار ذکر ہے (الفخری اردو مؤلفہ محمد علی ابن علی بن طباطبا اثنا عشری شیعہ م ۷۰۹ھ)

خلافتِ راشدہ کا اندازِ حکومت:- "پہلی چار خلافتیں ... ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان۔ علی ابن ابی طالب (رضوان اللہ علیہم) ہر حیثیت سے دُنیوی جاہ کی بہ نسبت دینی مرتبے سے زیادہ مشابہ تھیں ..... سیرۃ کا یہ انداز دُنیوی بادشاہوں جیسا نہیں بلکہ نبوت اور اخرویت سے زیادہ مشابہ ہے۔" (الفخری ص ۳۳-۳۴)

خلافتِ راشدہ:- "سب سے پہلی (اسلامی) حکومت یعنی خلفائے اربعہ کی حکومت کی ابتداء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شروع ہوئی یعنی ابوبکر بن ابی قحافہ (رضی اللہ تعالٰے عنہ) کی بیعت سے آغاز ہوا جو ۱۲ھ میں ہوئی اور اختتام امیر المومنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کے قتل ہونے کے بعد ہوا جو ۴۰ھ میں واقع ہوا یہ خوب سمجھ لیجئے کہ یہ حکومت دنیوی حکومتوں کے طرز پر نہ تھی اور یہ نبوی امور اور اُخروی احوال سے زیادہ مشابہ تھی۔ حق یہ ہے کہ اس حکومت کا انداز انبیاء کا انداز اور اس کا طرز اولیاء کا طرز رکھتا تھا۔ اور فتوحات بڑے بڑے فرمانرواؤں کی سی تھیں۔ ان کی زندگی میں جفاکشی تھی کھانے پینے میں انتہائی اختصار تھا... ان کا کھانا معمولی سے معمولی نتیہ دن جیسا تھا۔ ..

ان خلفاء کا کھانا اور کپڑے میں یہ اختصار نہ کسی محتاجی کی وجہ سے تھا اور نہ اس لئے کہ انہیں عمدہ کھانا اور کپڑا نصیب نہ ہوتا تھا۔ بلکہ یہ اس لئے تھا کہ غریب رعایا کی امداد اور اپنی شہوات نفس کو دبانا مقصود تھا اور وہ ریاضت کے طور پر اس زندگی کے عادی بننا چاہتے تھے ورنہ

انمیں سے ہر ایک کے پاس کافی دولت نخلستان۔ باغ اور دوسرے سامان موجود تھے یہ سب کچھ نیکی اور تقرب خداوند کی راہ میں صرف کر دیتے تھے۔ ان خلفاء کی فتوحات اور جنگوں کا کیا ٹھکانہ ہے ان کے گھوڑے (افریقہ) اور خراسان کی آخری حدود تک پہنچ گئے اور دریاؤں کو عبور کر گئے (الفخری صفحہ ۹۱-۹۲)

یہ پہلی اسلامی حکومت تھی (خلافت صدیقی) اس میں پہلی جنگ اہل ردہ (مرتدین) کی جنگ تھی.... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مرتدین کے ہر گروہ کے لئے ایک ایک جیش تیار کیا۔ جو ہا کران سے برسر پیکار رہا۔ فتح اسلامی لشکروں کو ہوئی اور ان مرتدین کو قتل یا قید کیا گیا۔ جو بچ گئے وہ اسلام لے آئے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگے (الفخری صفحہ ۹۳)

(بسلسلہ مسیلمہ کذاب و سجاح)

جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے ایک جیش اسلامی کو جس کے امیر خالد بن ولید تھے بھیجا جنگ ہوئی اور ایسی خونریز جنگ ہوئی جو اہل اسلام نے اب تک نہ دیکھی تھی۔ بالآخر مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مسیلمہ قتل کیا گیا اور اسی غلبے کا نتیجہ فتح شام بھی تھی۔ (الفخری صفحہ ۹۴)

میرے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے) بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ (حیات القلوب ۲/۵۵۹)

نبی کریم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن غمگین بیٹھی

حدیث: تھیں۔ نبی علیہ السلام نے ان کو غمگین پاکر فرمایا کیا تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں! میری وفات کے بعد میرے جانشین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انکے جانشین ہونگے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا! میرے اللہ علیم وخبیر نے مجھے بتلایا۔

(تفسیر صافی۔ بحوالہ تفسیر قمی۔ تفسیر رمانی۔ تفسیر مجمع البیان۔ حیات القلوب بذیل سورہ تحریم) بحوالہ نصیحۃ الشیعہ صفحہ ۳۰۴)

امام جعفر صادق نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا۔ دونوں کے دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) عادل امام تھے۔ حق پر ہی زندگی گزاری اور حق پر ہی دنیا سے تشریف لے گئے۔ قیامت

کے دن دونوں پر رحمت ہو۔ (احقاق حق ص۱۶)

حضرت علی کی اقتداء حضرت صدیق:۔

کشیدند صف اہل دین از قضا
دراں صف ہم استاد شیر خدا

یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے جب اہل دین نماز کے لئے صف بستہ ہوئے تو ان میں حضرت علی شیر خدا بھی کھڑے ہوئے (حملہ حیدری ص۲۰۹)

پھر وہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے (ضمیمہ حاشیہ مقبول احمد شیعی ص۱)

حضر المسجد وصلی خلف ابی بکر (رزنۃ تعلیل ترجمہ)

حضرت علیؓ مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ثم قام وتہیأ للصلوٰۃ وحضر المسجد وقف خلف ابی بکر وصلی (تفسیر قمی)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور نماز کی تیاری کی اور مسجد نبوی میں حاضر ہو کر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

قام تہیأ للصلوٰۃ وحضر المسجد وصلی خلف ابی بکر (احتجاج طبرسی ص۵۳)

بارادہ نماز (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھے اور مسجد میں حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی

(وکان علی علیہ السلام یصلی فی مسجد الصلوٰت الخمس.

(کتاب السلیم بن قیس العامری الہلالی)

حضرت علی علیہ السلام نماز خمسہ مسجد میں پڑھتے تھے۔

وان ادعی صلوٰۃ مطہر للاقتداء فذالک مسلم لانہ الظاہر (تلخیص الشافی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھنا مسلم ہے۔ کیونکہ یہ بالکل ظاہر ہے۔

بیعت حضرت علیؓ:

ثم تناول ید ابی بکر فبایعہ (احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف ص۵۰)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی۔

قال اُسامۃ لہ ھل بایعت فقال نعم یا اسامہ

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ہاتھ پر بیعت کر لی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں اسامہ۔ (ایضاً ص۵۶)

ثم مدیدہٗ فبایعہٗ (الشافی شریف مرتضیٰ)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کر لی۔

فالظاھر الذی لا اشکال فیہ انہ علیہ السلام بایعہ دفعاً للشر وفراراً من الفتنۃ۔

پس ظاہر وجہ جس پر کوئی اشکال نہیں اس بیعت کی یہ ہے کہ علی علیہ السلام نے صدیق کے ہاتھ پر بیعت کی تاکہ شر رفع ہو اور فتنہ و فساد سے دوری ہو۔

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے گھر میں تھے کسی نے آکر بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کے لئے مسجد میں بیٹھے ہیں آپ قمیص پہنے بغیر چادر لئے فوراً بایں خوف مسجد میں آئے کہ دیر نہ ہو جائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پاس پہنچ گئے۔ (طبری جلد احصہ سوم)

بیعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (بدست ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں شرح نہج البلاغۃ درہ نجفیہ، کشف الغمہ، حق الیقین، فروع کافی کتاب الروضہ میں موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو وصیت فرماتے وقت کہا:- فقد نظرت فی اعمالھم، وفکرت فی اخبارھم وسرت فی آثارھم، حتی عدت کاحدھم۔ (نہج البلاغۃ جلد۲)

میں نے (خلفائے ثلاثہ) کے اعمال پر نظر کی۔ ان کی اخبار پر غور و فکر کیا۔ ان کے نقش قدم پر چلا حتیٰ کہ میں بھی ان کی طرح (خلیفہ) ہوا۔

حضرت امام باقر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی۔ (فروع کافی کتاب الروضہ ص۱۳۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرت سلمان فارسی کو فرمایا بیعت کن با ابوبکر پس سلمان بیعت کرو۔ (حیات القلوب جلد دوم)

یعنی اے سلمان! ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کرو پس انھوں نے بیعت کی۔

مسجد نبوی کے درمیان مجمع عام میں علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی عظمت احسان کی فضیلت ان کی سبقت فی الاسلام بیان کر کے بیعت کرلی۔ پس لوگ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے پاس آئے اور کہ ابو الحسن تم نے اچھا کیا اور خوب کیا۔

(تحفۃ الاحباب فی تاریخ الاصحاب سید ذاکر حسین جعفر ص۱۴)

(بحوالہ الفیض الاسلام علی المرتضیٰ نمبر ص۲۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے بیعت ہونے کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے بار بار اعلان کیا کہ، میں تم سے بیعت توڑتا ہوں۔ ہے کوئی تم میں۔ مجھ سے کراہت کرنے والا؟ ہے کوئی تم میں سے مجھ سے بغض رکھنے والا؟ پس ہر بار سب سے پہلے حضرت علی کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے۔ خدا کی قسم ہم تم سے بیعت نہیں توڑنے دوں گا اور نہ تم کو ہرگز اپنی بیعت فسخ کرنے دوں گا (تحفۃ الاحباب مذکور)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اپنی بزرگی اور اپنے اثر و رسوخ کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین منتخب کر لئے گئے۔ آپ کی دانائی فراست اور اعتدال پسندی مسلّم تھی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے انتخاب کو حضرت علی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان نے تسلیم کرلیا۔ (تاریخ اسلام امیر علی جسٹس ص۱۲)

ترجمہ: پس اس وقت میں خود چل کر ابوبکر کے پاس گیا اور ان کی بیعت کرلی۔ اور ان حوادث کا یہاں تک مقابلہ کیا کہ باطل (فتنہ ارتداد) راہ سے ہٹ گیا اور بھاگ گیا۔ اللہ کا کلمہ بلند ہوا خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔ ابوبکر ان امور کے والی رہے اور انہوں نے درستی اعتدال اور میانہ روی کا طریق اختیار کیا اور میں خیر خواہی میں ان کا دست و بازو۔ . . . ان کا کوشش سے فرمانبردار رہا اور مجھے کبھی طمع پیدا نہ ہوئی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو کوئی حادثہ پہنچے اور امر خلافت جس کی میں نے بیعت کی ہے میری طرف لوٹ آئے۔

ترجمہ خطبہ کتاب منار الھدیٰ مؤلفہ شیخ علی البحرانی ص۳۷۳۔ بحوالہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے برضا و رغبت بیعت۔)

جنگ نہروان کے خاتمہ پر حضرت ابو بکر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محمد بن عبد عمرو بن الحمق، عبداللہ بن وہب الراسبی نے رائے
پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ میں تم کو ایک تحریر دوں گا جس میں ان کے بارے میں بیان کروں گا تو وہ تحریر
میرے ساتھیوں کو پڑھ کر سنا دینا۔

اس تحریر میں بھی مذکورہ بالا بیان موجود ہے۔

الامامۃ والسیاسۃ، نہج البلاغۃ۔ بحوالہ حضرت علی کے مکتوبات ص۲۰۹ لاجرم نزدیک ابوبکر
رفتم وبا او بیعت کردم (ناسخ التواریخ جلد سوم)

میں نے ابوبکر کے پاس جا کر بیعت کرلی۔

فبایعت ابا بکر کما بایعتم؛ وکرهت ان اشق عصا المسلمین۔

(امالی شیخ طوسی ص۲۳۴ طبع نجف)

میں نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی جیسے تم نے کی اور مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑنا
مکروہ جانا۔ جنگ جمل کے بعد تقریر۔

ابوبکر و عمر و سعد بن معاذ رضوان اللہ علیہم نے کہا اٹھو

<u>تزویج فاطمہ و کردار صدیقی</u> (حضرت) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلیں اور ان
سے کہیں فاطمہ کی خواستگاری کرو۔ اگر تنگدستی مانع ہو تو ہم ان کی مدد کریں۔ ۔ ۔ ۔ (حضرت علی نے کہا لیکن
مجھے تنگدستی اس امر کے اظہار سے شرم والی ہے۔ ان لوگوں نے جس طرح ہوا حضرت کو راضی کیا۔

(اردو جلاء العیون ص۱۷۹ جلد اول، و بحار الانوار ملا باقر مجلسی)

جناب امیر نے فرمایا ابوبکر و عمر میرے پاس آئے اور کہا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواستگاری کیوں نہیں کرتے۔ (جلاء العیون جلد اول ص۱۷۹
وکتاب الامالی الشیخ ابی جعفر الطوسی بالمختصر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی حضرت فاطمہ
کے رشتے کے بارے میں عرض کرنے کی ترغیب دی ورنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت نہ تھی (الزہرا مصنفہ خان بہادر اولاد حیدر فوق ص۲۱
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے علی اٹھو اور اپنی زرہ بیچ ڈالو۔

یہ کن کر میں گیا اور زرہ فروخت کر کے اس کی قیمت حضرت کی خدمت میں لایا۔۔۔۔ پھر ان میں سے حضور اکرمؐ نے دو مٹھیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیں کہ بازار میں جا کر کپڑا وغیرہ جو اثاثِ اہلبیت درکار ہے لے آ۔ عمار بن یاسر اور ایک جماعت صحابہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھیجا اور سب بازار پہنچے ان میں سے جو شخص چیز لیتا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مشورہ سے لیتا تھا۔

جب سب اسباب خرید چکے ابوبکر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) اور سب اصحاب مذکورہ نے کر حضرت کی خدمت میں آئے۔ جلاء العیون جلد اول اُردو ص۱۷۱)

ترجمہ۔ جب میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ) چار سو درہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے لئے اور زرہ حضرت عثمان سے چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے کہا کہ یہ زرہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے پس میں زرہ اور درہم لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور زرہ اور درہم آپ کے آگے رکھ دیئے۔ حضرت عثمان کا یہ سارا ماجرا عرض کر دیا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے خیر کی اور ایک مٹھی بھر کر ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو بلا کر ان کے حوالے کی کہ بازار سے میری بیٹی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے لئے مناسب سامان لاؤ۔ (کشف الغمہ ج۱ ترجمہ رسالہ شان عثمان ص۱)

اللہ تعالےٰ نے مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) حکم دیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا نکاح میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سے کر دوں۔ پس تم ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر رضوان اللہ علیہم اور اتنے انصار کو میرے پاس بلا لاؤ میں ان کو لے آیا اور وہ آ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔ تو رسول کریمؐ نے خطبہ فرمایا۔۔۔ میں تم کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیا (کشف الغمہ شان عثمان ص۱۱)

چو بگذشت چندے بدیں داوری
یکے روز افتند نزد علی!
ز یاراں مخصوص او چند تن
بگفتند اے شمع انجمن
دریں کار خیر او ریست تراست
سکوت دریں خطبہ چندی چراست

دو از خدمت سید انبیاء
کن خواستکاری خیر النساء
بپاسخ چنیں گفت یعسوب دین
کہ دارم دو مانع برآمدام این
نخست آنکہ شرم آیدم از نبی
دوم خامشتم کردہ دست تہی
بترغیب یاران عسل دلی
بروز دگر رفت نزد نبی

(حملہ حیدری مرزا باذل جلد اول)

ان تمام حوالجات نیز دیگر کتب۔ ازاماں شیخ ابی جعفر طوسی۔ مناقب خوارزمی۔ مناقب ابن شہر آشوب، کشف الغمہ بحار الانوار وغیرہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا نکاح حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بترغیب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہوا اور حق مہر کی رقم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ادا فرمائی اور یہی لوگ نکاح کے گواہ قرار پائے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، یہ نکاح کیا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اور حضرت فاطمۃ الزہرا میں تنازعہ ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، وحضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو ہی تصفیہ کے لئے بلوایا۔

قصہ باغ فدک و ابوبکر صدیق

حضرت جعفر الصادق سے روایت ہے کہ

ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثھم

(اصول کافی کتاب العلم مطبوعہ لکھنوٴ ۱۸)

انبیاء کے وارث علماء ہیں اس لئے کہ انبیاء نے میراث نہیں دی درہم و دینار میں اور نہیں میراث دی انہوں نے مگر احادیث۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک سے تمہارا قوت رکھ لیتے تھے اور باقی کو تقسیم کر دیتے اور اٹھاتے تھے اس میں سے اللہ کی راہ میں اور تمہارے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ فدک میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے۔ تو اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں اور فدک میں اس پر عمل کرنے کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے عہد لے لیا۔ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فدک کی پیداوار کر لیتے تھے اور جتنا اہل بیت کا خرچ ہوتا تھا ان کے پاس بھیج دیتے تھے۔ پھر ابوبکر کے بعد کے خلفاء نے بھی کیا۔ یعنی حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے۔ نہج البلاغت شرح مطبوعہ طہران ج ۳، اور درہ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ،

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا سے فرمایا۔

واموال و احوال خود را از تو مضائقہ نمی کنم ۔ آنچہ خواہی بگیر تو سیدہ امت پدر خودی و شجرہ طیبہ از برائے فرزندان خود انکار فضل تو کسے نمی تواند کرد۔ و حکم تو نافذ است ۔ در اموال من اما در مسلمانان مخالفت پدر تو نمی توانم کرد (حق الیقین فروع کافی جلد ثالث کتاب العصاید)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میرے مال سے جو چاہو لے سکتی ہو۔ اور تمہارا حکم میرے مال میں نافذ ہے لیکن مسلمانوں کے مال میں آپ کے ۔ اللہ کے طریق کے خلاف نہیں کر سکتا۔

ترجمہ:۔ کثیر النواء کہتا ہے کہ میں نے ابی جعفر محمد بن علی (امام باقر) سے عرض کیا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ فرمائیں کہ کیا ابوبکر و عمر نے آپ کے حقوق میں کچھ ظلم کیا یا آپ کے حق کو ضائع کیا۔ فقال لا فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس نے اپنے بندے تمام عالم کے نذیر (یعنی رسول کریم) پر قرآن مجید اتارا ماظلمنا من حقنا مثقال حبۃ من خردل ہمارے حقوق کے متعلق ان دونوں نے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا۔

پھر میں نے عرض کیا کیا میں ان دونوں کے ساتھ دوستی رکھوں فرمایا ہاں! تو ان دونوں کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی و محبت رکھ۔ (بروایت ابوبکر جوہری شیعہ شرح نہجۃ البلاغۃ۔ ابن ابی الحدید بحث فدک) قال زید بن علی بن حسین: لو رجع الامر الی لقضیت فیہ بقضاء ابی بکر (شرح نہجۃ البلاغۃ حدیدی)

حضرت زید نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر یہ معاملہ فدک میری طرف آتا تو میں بھی ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ہی فیصلہ کرتا۔

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلہ وسود آں گرفتہ بقدر کفایت باہل بیت علیہم السلام میداد و
خلفاء بعد از وہم بر آں اسلوب رفتار نمود (شرح فارسی نہج البلاغۃ از فیض الاسلام علی نقی)

فلما وصل الامر الی علی بن ابی طالب کلمہم فی رد فدک فقال انی لاستحی من اللہ ان ارد شیئا منع منہ ابوبکر وامضاہ عمر
(الشافی فی الامامۃ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ و شرح نہج البلاغۃ ابن الحدید)

فدک کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی
ہے کہ میں اس چیز کو لوٹا دوں جس کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا اور حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جاری رکھا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سب سے زیادہ سچی اور نزدیک تر ہیں میرے نزدیک ... اور امین ہیں اگر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فدک کے معاملہ میں کوئی وعدہ وعید کیا تھا تو میں آپ کو تسلیم کرنے کو
تیار ہوں تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا لم یعہد الی فی ذالک (شرح ابن الحدید)
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ فدک کے معاملہ میں کوئی وعدہ نہیں فرمایا۔

وفات حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا و خدمات حضرت ابو بکر صدیق

وکانت (علی) یمرضہا بنفسہ وتعینہ علی ذالک اسماء بنت عمیس رحمہما اللہ
(امالی شیخ ابی جعفر محمد بن حسن الطوسی)

پس حضرت بوصیت او عمل نمودہ خود متوجہ تیمار داری او بود اسماء بنت عمیس آں حضرت
را دریں امور معاونت می کرد (جلاء العیون ملا باقر مجلسی)

یعنی حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بیماری کی حالت میں حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس نے تیمار داری کی۔ وکان علیؓ یصلی فی المسجد الصلوٰت
الخمس فلما صلی قال لہ ابو بکر وعمر کیف بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ان ثقلت قالا عنہا

کتاب سلیم بن قیس مطبوعہ حیدریہ نجف۔

جب حضرت علی پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھتے تو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مزاج پرسی فرماتے۔

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ بعد وفات ان کی نعش کے لئے اس قسم کا تابوت بنایا جاوے کہ کپڑے کے نیچے بھی ان کے جسم کی حالت معلوم نہ ہو اور ان کو غسل بھی وہی دیں۔ اسلام میں یہ پہلا تابوت تھا جو اسماء بنت عمیس نے تیار کروایا۔ لہٰذا حضرت اسماء نے تیمارداری کے بعد تابوت بنوایا اور غسل دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی فاطمہ کی وصیت پر عملدرآمد کرنے کا حکم دیا

جلاء العیون جلد اوّل اردو صفحہ ۲۲۰

کہ حضرت اسماء زوجہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔ کتاب مناقب

ابن شہر آشوب، ... ... بھی موجود ہے۔

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی تدفین پر۔

فاقبل ابوبکر وعمر یعزیان علیا ویقولون لہ یا ابا الحسن لا تسبقنا بالصلوٰۃ علی ابنۃ رسول اللہ

ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعزیت کی اور کہا کہ دختر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز جنازہ میں جلدی نہ کرنا۔ (کتاب سلیم بن قیس الہلالی عامری)۔

وفات حضرت ابوبکر صدیق

خلفائے راشدین میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ۱۳ھ میں آپ نے طبعی موت سے مدینہ میں وفات پائی۔ مرض یہ تھا کہ غار میں جو آپ کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اس کے زہر کا اثر نمایاں ہو گیا تھا آپ اپنی دختر اور زوجۂ رسول یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔

آنحضور کی وفات اسی حجرہ میں ہوئی تھی۔ اسی میں سپرد خاک بھی کئے گئے تھے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بعد نامزد کر کے امت کا خلیفہ بنایا۔ الفخری صفحہ ۹۳۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پر طویل خطبہ دیا اور آپ کے فضائل بیان کئے (شرح نہج البلاغۃ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں نے اپنے میں سے دو نیک آدمیوں کو خلیفہ بنایا دونوں (ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما) نے قرآن کریم اور سنت نبوی اور اسوہ حسنہ پر عمل کیا۔ کوئی کام سنت کے خلاف نہیں کیا پھر وفات پا گئے اللہ ان پر رحم کرے۔ (ناسخ التواریخ ۱۴۲)

خدا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم کرے اس نے کجی کو سیدھا کیا اور خیانت کا علاج کیا اور سنت رسول کو قائم کیا بدعت کو پیچھے چھوڑا دنیا سے پاک دامن اور کم عیب ہو کر گزر گیا۔ خوبی کو پالیا۔ شر و فساد سے پہلے ہی چلا گیا۔ خدا کی بندگی کا حق ادا کیا اور تقویٰ کو جیسا کہ چاہیے تھا اختیار کیا اور فوت ہو گیا (ترجمہ نہج البلاغۃ صفحہ ۲۵/۱ مطبوعہ بیروت۔

حضرت ابوبکر صدیق کا جب انتقال ہو گیا تو آپ کی بیوہ اسمائے بنت عمیس سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کر لیا۔ اسماء کا لڑکا محمد ساتھ آیا جس کی حضرت علی نے بڑی محبت سے پرورش کی۔ تحفۃ الاحباب فی تاریخ الاصحاب۔ مشدد بحر از فیض الاسلام خلیفہ اول نمبر ۶۳۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ

غلام رسول ازہر

کلیم اولِ سینائے ما، و صاحبِ پیغمبر
نصیبش جلوۂ انوارِ رحمت ہر نفس یکسر

امین الناس بر مولائے ما، بسم یقیں پرور
نہ شمع حسنِ انوارش منور آں رخ انور

سراپا آئنہ عکسِ جمالِ دلبرِ خوشتر
کہ در حسن و لطافت آں گلِ نازک لو احمر

ز آبِ رودِ کوثر، آں خلیلے خوش نظر گوہر
کہ در ہمت عزیمت پیل تن، کوہِ گراں یکسر

زر افشاں نوریاں بر او خوش اروِ نے خوش منظر
متاعِ زندگی نذرِ ولائش آں وفا خوگر

گلِ رعنا گلستانِ محبت، آں نظر پرور
بادِ کانی رسول اللہ، آں مردِ غنی، از ہر

وہ جس سے ذوق و شوقِ آرزوئے صد جہاں پیدا
عتیقِ محترم ہے، وہ رفیقِ محسنِ اعظم

وہ جس کا ہر نفس مثلِ صبا خوشتر چمن پرور
جو عبد اللہ بنا ہے، عبدِ کعبہ سے وہ بخدا ور

جو اونٹوں کی نگہبانی سے پہنچا تا جہانبانی
ادب پر ورد حسنِ رفاقت دو و مال جس کا

وہی بوبکرؓ لاثانی، وہی ایثار کا پیکر
وہی صدیق اکبر ہے مہ و خورشید سے بڑھ کر

خطبہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بر وفات خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی وفات پر صحابہ کرام کے تاثرات

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

اگرچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حادثہ وفات کے بعد آپ کی وفات سب سے بڑا حادثہ ہے لیکن بہر حال اللہ کے حکم کے مطابق ہم صبر ہی کریں گے۔۔۔ ابا جان میرا آخری سلام قبول کیجئے میں آپ کے مرنے پر جزع فزع نہیں کرتی۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے باچشم پُرنم فرمایا:۔

۔۔ اے خلیفہ رسول اللہ! آپ نے دنیا سے رخصت ہو کر قوم کو سخت محنت و مشقت میں ڈال دیا۔۔۔ آپ کا ساہونا تو درکنار اب تو کوئی ایسا بھی نہیں جو آپ کی گرد کو پہنچ سکے

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ کے دروازہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے پہنچے اور فرمایا۔ الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ ۔ آج خلافت نبوت منقطع ہو گئی (طویل خطبہ جس میں آپ کے بے شمار محاسن اور اوصاف کا تذکرہ فرمایا)

(ترجمہ) اے ابوبکر! اللہ تم پر رحم فرمائے تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب، مونس، معتمد، محرم راز اور مشیر تھے تم سب سے پہلے ایمان لائے۔ تم سب سے زیادہ مخلص مومن تھے تمہارا الیقین سب سے زیادہ مضبوط تھا۔ تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور دین کے معاملے میں تکلیف اٹھانے والے تھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر باش۔ اسلام پر سب سے زیادہ مہربان۔ حضور کے ساتھیوں کے لیے سب سے زیادہ بابرکت۔ رفاقت میں سب سے بہتر مناقب و فضائل میں سب سے بڑھ کر۔ پیش قدمیوں میں سب سے افضل و برتر۔ درجے میں سب سے اونچے۔ وسیلے کے لحاظ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تر۔ سیرت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ۔ عادت، مہربانی اور فضل میں صحابہ میں سے سب سے زیادہ بلند مرتبہ والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم اور معتمد تھے۔ پس اللہ اسلام اور اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تم کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ تم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ چشم و گوش تھے تم نے آپ کی اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں تم کو صدیق کہا۔۔

مالذی جاء بالصدق وصدق بہ ۔ تم نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت غم خواری کی جب لوگ بخل کرتے تھے ۔ ناخوشگوار حالات میں تم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جم کر کھڑے رہے جب کہ لوگ بکھر گئے ۔ تم نے سختیوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حق محبت حسن وخوبی سے ادا کیا ۔ تم ثانی اثنین اور رفیق غار تھے ۔ تم پر سکون نازل ہوا ۔ تم ہجرت میں رسول اللہ کے ساتھی تھے ۔ اللہ کے دین اور امت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تم ایسے خلیفہ تھے جس نے اس وقت خلافت کا حق ادا کیا جب لوگ مرتد ہو گئے ۔ تم نے خلافت کا ایسا حق ادا کیا جو کسی پیغمبر کے خلیفہ سے نہ ہو سکا ۔ تم نے اس وقت مستعدی وکمال دکھایا جب تمہارے ساتھی سست ہو گئے ۔ تم نے اس وقت جنگ کی جب وہ عاجز ہو گئے تھے ۔ جب وہ کمزور ہو گئے تو تم قوی رہے ۔ تم نے منہاج رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تھاما جب لوگ پست ہو گئے ۔ تم نزاع وتفرقہ کے بغیر خلیفہ برحق تھے ۔ اگر چہ اس سے منافقوں کو غصہ ۔ کفار کو رنج ۔ حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا ۔ تم امر حق پر قائم رہے جب لوگ بزدل ہو گئے ۔ تم ثابت قدم رہے جب وہ ڈگمگا گئے ۔ تم اللہ کے نور کو لیے ہوئے بڑھتے رہے جب لوگ ٹھہر گئے ۔ پھر انہوں نے تمہاری پیروی کی اور ہدایت پائی ۔ تمہاری آواز ان سب سے پست تھی مگر تمہارا رتبہ ان سب سے بلند تھا ۔ تمہارا کلام سب سے سنجیدہ تھا اور تمہارا نطق سب سے زیادہ صحیح تھا ۔ تم سب سے زیادہ خاموش تھے ۔ تمہارا قول بلیغ تھا ۔ تم سب سے زیادہ بہادر ۔ سب سے زیادہ معاملہ فہم عمل کے لحاظ سے سب سے زیادہ اشرف تھے ۔ خدا کی قسم تم دین کے سردار تھے جب لوگ دین سے ہٹے تو تم ان کے آگے تھے اور جب وہ دین کی طرف آئے تو تم ان کے پیچھے تھے ۔ تم مومنوں کے لیے رحمدل باپ تھے ۔ یہاں تک کہ وہ تمہاری اولاد بن گئے ۔

جن بھاری بوجھوں کو وہ اٹھا نہ سکتے تھے ۔ تم نے ان کو اٹھا لیا جس چیز کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا تم نے ان کو اس کی رغبت دلائی اور جو چیز انہوں نے ضائع کر دی تم نے اس کی حفاظت کی جس کو وہ نہیں جانتے تھے تم نے ان کو وہ چیز سکھائی ۔ جب وہ عاجز و درماندہ ہوئے تو تم نے تلوار کھینچ لی یعنی بہادری دکھائی جب وہ گھبرائے تو تم ثابت قدم رہے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے ان کی داد رسی کی اور وہ اپنی ہدایت کے لیے تمہاری طرف رجوع ہوئے اور کامیاب ہوئے اور جو چیز ان کے گمان میں بھی نہ تھی ان کو مل گئی ۔ تم کفار کے لیے عذاب کی بارش اور آگ کا شعلہ تھے ۔ مومنوں کے لیے رحمت انس اور پناہ تھے تم نے اوصاف

کی مانند تھے جس کو آندھیاں ہلا نہیں سکتیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رفاقت اور مالی اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے تھے اور بقول حضور صلے اللہ علیہ وسلم تم جسماً گو کمزور تھے لیکن اللہ کے معاملے میں قوی تھے اور اپنی ذات میں متواضع اللہ کے نزدیک باعظمت اور لوگوں کی نظر میں بزرگ۔ تمہاری نسبت نہ کوئی دھوکے میں تھا اور نہ حرف گیری کر سکتا تھا تم سے نہ کوئی (غلط) طمع رکھ سکتا تھا اور نہ تم کسی کی رعایت کرتے تھے۔ ضعیف اور پست آدمی تمہارے نزدیک قوی تھا تم اس کو حق دلاتے تھے اور قوی تمہارے نزدیک ضعیف و ذلیل تھا۔ تم اس سے حق لیتے تھے ۔ دور و نزدیک کے دونوں قسم کے آدمی تمہاری نگاہ میں یکساں تھے جو اللہ کا سب سے زیادہ مطیع اور متقی ہوتا تھا۔ وہی تمہارا سب سے زیادہ مقرب تھا۔ تمہاری شان حق صدق اور نرمی تھی۔ تمہارا قول حکم قطعی اور تمہارا معاملہ بُردباری اور دوراندیشی تھا اور تمہاری رائے علم و عزم تھا۔ تم نے فساد کا قلع و قمع کر دیا اور راستے ہموار ہو گئے۔ مشکل آسان ہو گئی۔ آگ بجھ گئی اور دین معتدل ہو گیا۔ ایمان قوی ہو گیا۔ اسلام اور مسلمان مضبوط ہو گئے۔ اللہ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ کفار کو ناگوار ہوا۔ تم نے سخت سبقت کی اور اپنے بعد والوں کو تھکا دیا۔ تم خیر سے کامیاب ہو گئے۔ تم اس سے بالاتر ہو کہ تم پر ماتم کیا جائے۔ تمہارے مرثیے آسمانوں پر پڑھے جا رہے ہیں اور تمہاری مصیبت تمام دنیا میں ظاہر ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ کے فیصلے پر راضی اور اپنا معاملہ اس کو سونپتے ہیں اور اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمہاری موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر کبھی نازل نہیں ہوا تم دین کی عزت۔ جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے مومنوں کے لیے تنہا ایک گروہ قلعہ اور دار الامن تھے۔ منافقوں کے واسطے سختی اور غضب تھے۔ پس اللہ تم کو تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا دے اور ہم کو تمہارے بعد تمہارے اجر سے محروم و گمراہ نہ کرے۔ [1]

جب تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خطاب فرماتے رہے لوگ خاموش رہے لیکن جب ختم کو پہنچے تو سب کی چیخیں نکل گئیں اور بیک آواز سب نے کہا اے رسول اللہ کے داماد آپ نے بے شک سچ فرمایا۔

---

[1] ریاض النضرہ جلد اوّل ص ۱۸۳ ، کنز العمال ، مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۳۶۶ ۔ ترجمہ صدیق اکبر نمبر فیض الاسلام ، تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۵۹ ، بحار کتاب المواخاۃ ، ابن السلمان مخزن اخلاق ص ۴۰ ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کے اقوال

☆... اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کرو۔

☆... صدق امانت ہے اور کذب خیانت۔

☆... جو قوم جہاد ترک کر دیتی ہے اللہ اس پر ذلت و خواری مسلط کرتا ہے۔

☆... کسی قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے تو اللہ اس پر بلائیں اور عذاب عام کر دیتا ہے۔

☆... خیانت' بد عہدی اور چوری مت کرو۔

☆... اپنی حفاظت اللہ کے نام سے کرو' وہ تمہیں شکست اور وبا سے محفوظ رکھے گا۔

☆... حکمران دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ بد بخت ہوتے ہیں۔

☆... مرد شرم کریں تو اچھا ہے' عورتیں کریں تو بہت اچھا ہے۔

☆... جہاد ایک لازمی فریضہ ہے اس کا ثواب بھی اس قدر عظیم ہے کہ اس کا اندازہ ممکن نہیں۔

☆... عمل جو بھی کرے بہتر ہے امیر کرے تو زیادہ بہتر ہے۔

☆... جوان کا گناہ بھی برا ہے لیکن بوڑھے کا سخت برا ہے۔

☆... امیر تکبر کریں تو برا ہے اگر غریب کریں تو بہت برا ہے۔

☆... شکر گزار مومن عافیت سے زیادہ قریب ہے۔

☆... پیغمبروں کی میراث علم ہے اور فرعون و قارون کی میراث مال۔

☆... وہ لوگ بہتر نہیں جو آخرت کیلئے دنیا کو ترک کرتے ہیں' بہتر وہ ہیں جو دنیا و آخرت دونوں کو حاصل کرتے ہیں۔

☆... شریف علم پڑھ کر متواضع ہو جاتا ہے اور ذلیل علم پڑھ کر متکبر۔

☆... سچائی اور نیکی جنت میں ہے' جھوٹ اور بدکاری دوزخ میں۔

☆... آپس میں قطع تعلق نہ کرو' بغض نہ رکھو' حسد نہ کرو' بھائی بھائی رہو۔